رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

Digtized by Khilafat Library

ایڈیٹر۔ غلام نبی اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | ۱۵ جنوری ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تین چار دن سے ایک انگریز نومسلم جن کا نام عبداللہ احمد ہے۔ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ کا اصل وطن آئرلینڈ ہے۔ جہاں سے آپ چھوٹی عمر میں ہندوستان آگئے تھے۔ اور اسوقت سے یہیں سکونت رکھتے ہیں۔ اردو بہت اچھی طرح سمجھتے اور بول سکتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ ہوا جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور اب اس نیت سے قادیان آگئے ہیں کہ دینی تعلیم حاصل کر کے تبلیغ دین کر سکیں۔ خدا تعالیٰ انکے ساتھ ہو۔ امید ہے یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی احمدی مشنری انگلستان یکم جنوری ۱۹۲۰ء سے

لنڈن میں احمدیہ مسجد کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر مستورات میں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷۔ جنوری ۱۹۲۰ء کو لنڈن میں احمدیہ مسجد بنائے جانے کے متعلق مستورات میں جو تقریر فرمائی۔ اس کو زبیدہ خاتون صاحبہ ہمشیرہ زادی شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک نوشہرہ چھاؤنی نے قلم بند کر کے اور حضرت خلیفۃ المسیح سے نظر ثانی کرا کے اخبار میں شائع ہونے کے لئے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جسے ہم بڑی خوشی سے درج اخبار کرتے ہیں۔

ہم بہت عرصہ سے یہ کمی محسوس کر رہے ہیں کہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح کی جو تقریریں اور وعظ ہوتے ہیں انکو قلم بند کر کے دوسری مستورات تک نہیں پہنچایا جا سکتا لیکن چونکہ یہ کام کوئی عورت ہی کر سکتی ہے۔ اور اسوقت تک کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے یہ کمی دور نہیں ہو سکی۔ یہاں ایسی عورتیں موجود ہیں۔ جو اگر اس کام کو کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اسوقت تک ان میں سے کسی نے اس نہایت مفید اور ثواب کے کام کو کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر کو قلم بند کرنا ایک مشکل کام ہے۔ اور میں جسے ایک عرصہ یہ کام کرتے ہو گیا ہے ابھی تک جب کبھی کوئی تقریر لکھنے بیٹھتا ہوں یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کس طرح اتنی تیز تقریر لکھ سکونگا۔ لیکن خدا کے فضل سے کامیاب ہو ہی جاتا ہوں۔ پس اگر اہل علم خواتین حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریروں کو قلم بند کرنے کی کوشش کریں۔ تو کچھ نہ کچھ ضرور ہی لکھ سکیگی

ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ اور ماسٹر محمد الدین صاحب بی اے ہینجر سکول بنائے گئے ہیں ؛

اور جوں جوں ان کی مشق بڑھتی جاویگی - زیادہ الفاظ کو محفوظ کر لیا کریگی - اس طرح ایک تو خود ان کو یہ فائدہ ہو گا - کہ ان کا علم ترقی کریگا - اور انہیں مضمون لکھنے آجائینگے - دوسرے ان کی وہ بہنیں جو یہاں موجود نہیں ہوتیں - وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے وعظوں سے فائدہ اٹھا سکینگی - اور اس طرح انہیں بہت بڑا ثواب ملیگا -

قادیان میں مستقل رہائش رکھنے والی مستورات کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے - اور عزیزہ زبیدہ خاتون صاحبہ سے جن کی قلم بند کی ہوئی تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے - سبق سیکھنا چاہیئے - (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقریر جو آپ نے مورخہ ۷ - جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو مستورات میں لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے متعلق فرمائی - آپ نے فرمایا - کہ ہمارے جو مشنری لنڈن میں گئے ہوئے ہیں - اور وہاں پر تبلیغ کر رہے ہیں - اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے - کہ جس مکان میں ہمارے مبلغ ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں - اور وہاں پر جب کام خوب زور سے شروع ہو جاتا ہے - تو اسوقت کسی نہ کسی وجہ سے ان کو مکان چھوڑنا پڑتا ہے - جس سے بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے - لنڈن ایک بہت بڑا شہر ہے - جو ایک سو میل میں آباد ہے - وہاں پر مکان بدلنا کوئی آسان بات نہیں ہے - یہاں کی طرح نہیں - کہ ایک مکان چھوڑ دیا - تو پاس ہی کسی دوسرے محلہ یا گلی کوچہ میں لے لیا - یوں سمجھ لو جیسے یہاں سے گجرات - اب یوں تمہاری سمجھ میں بخوبی آ گیا ہو گا - کہ قادیان سے گجرات میں بہت فاصلہ ہے - اس لئے ہمارے مبلغ جو ایک مکان چھوڑ کر کسی دوسرے مکان میں جاتے ہیں تو بعض دفعہ بہت دور مکان ملتا ہے - تیس میل پر کبھی چالیس میل پر - تو یہ بہت دُور ہے - مثلاً یوں سمجھ لو جیسے امرتسر یا لاہور - تو یہ بہت مشکل ہے - کہ ہر ایک آدمی لاہور و امرتسر سے آ کر قادیان میں جمعہ پڑھے - سب سمجھ گئی ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا - سو یہ تو الگ الگ شہر ہیں - مگر لنڈن ایک ہی اتنا بڑا شہر ہے - کہ یہاں کے کئی شہروں کے برابر ہے - اور لنڈن میں مکان بدلنا ایسا ہی ہے - جیسے شہر بدل دیا - اس لئے وہ لوگ جو زیر تبلیغ ہوتے ہیں - مکان بدلنا ان کے لئے بہت مضر ہوتا ہے - دوسرے یہ مثلاً اگر ایک آدمی کسی ملک میں جائے - اور وہاں پر کسی قسم کا تعلق پیدا کرنا چاہے تو لوگ اس سے ڈرتے ہیں - کہ یہ تو پردیسی ہے - چند روز کے لئے یہاں ٹھہرا ہوا ہے - لیکن اگر وہ وہاں پر کوئی مکان بنوائے تو پھر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہاں اب یہ یہاں رہیگا اسی طرح جو ہمارے آدمی گئے ہوئے ہیں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ چند ہی روز کے لئے ہیں سو اب ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر سوچنا چاہیئے کہ ایک چھوٹا سا مکان اور مسجد بنجائے - اللہ تعالیٰ اس نیک ارادے کو پورا کرے - آمین - سو لنڈن میں چھوٹے سے مکان اور مسجد کیلئے ۵۰ ہزار روپے کی ضرورت ہے - کیونکہ لنڈن میں ہر ایک چیز بہت گراں ہے - ایک روٹی تو آنے میں ایک انڈا چھ آنے میں آتا ہے - یہاں پر ایک روپیہ کا گھی ۶ چھٹانک آتا ہے - مگر وہاں پر گھی روپیوں میں اتنا بھی ملنا مشکل ہے - اسی طرح بعض مزدوروں کی مزدوری چھ سات روپے روزانہ تک ہوتی ہے - اور راج اسی نسبت سے اور بھی زیادہ لیتا ہے - وہاں ایک ماہ میں ایک راج کو جو تنخواہ ملتی ہے - اس سے یہاں کے ایک چھوٹے سکول کا سب خرچ چل سکتا ہے اسی طرح ایک چھوٹے مکان کو بہت بڑا مکان سمجھتے ہیں اور ایک چھوٹے کمرے کو بڑا دالان سمجھتے ہیں - اور آبادی وہاں پر پنجاب کے تین حصوں میں سے دو حصے ہیں - مثلاً سو میں سے ۶۶ - چھوٹے چھوٹے کمرے ہوتے ہیں - اور اکثر غرباء دیواروں میں نیچے اور اوپر کپڑے تان کر اسپر بچوں کو سُلا دیتے ہیں - ولایت میں لاکھوں لوگ ایسے بھی ہیں - جن کو مکان ہی نہیں مل سکتا ایسے لوگوں کے لئے سرکار کی طرف سے مکانوں کا انتظام ہو رہا ہے - جیسے یہاں پر دار الضعفاء بنا ہوا ہے - پس لنڈن میں ایک چھوٹا سا مکان اور مسجد بہت بڑی سمجھی جائیگی - اور اس کا بہت بڑا نام ہو گا اور قیامت تک رہے گا - لنڈن میں ایک چھوٹا سا مکان اور ہماری چھوٹی مسجد کے قریب قریب مسجد بننے میں پچاس ساٹھ ہزار روپے خرچ کا اندازہ ہے جتنی زمین کی قیمت یہاں کسی بڑے شہر میں دو سو ہے - تو ولایت میں اتنی ہی زمین کی قیمت تو دس ہزار ہے -

غرض یہ خرچ ہے - جس کا جلد پورا کرنا ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے - اور اس میں عورتوں کو بھی حصہ لینا چاہیئے - چندوں کی بھی اقسام ہوتی ہیں - بعض چندوں میں مرد زیادہ حصہ لیتے ہیں بعض میں عورتیں - کسی کتاب کا شائع کرنا ہوتا ہے - تو مرد بہت حصہ لیتے ہیں - مگر عورتیں اگر کسی مسجد یا کنوئیں یا سرائے کے لئے ان کو کہا جائے تو پھر وہ سمجھتی ہیں کہ ہاں یہ ثواب کا کام ہے - اکثر شہروں میں دیکھو کنوئیں یا مسجد یا سرائے جتنی عورتوں کے نام کی ہونگی - اتنی مردوں کی نہیں ہیں - پس امید ہے کہ عورتیں اس تحریک میں خاص حصہ لینگی - آج کل پونڈوں کا نرخ بھی گرا ہوا ہے - جیسے کہ پچھلے دنوں میں بہت چڑھا ہوا تھا - ایک پونڈ ۳۰ - ۳۱ روپے کو بکا ہے - اب پونڈ کا نرخ ساڑھے آٹھ یا ساڑھے نو روپیہ ہے - اگر اسوقت ہماری جماعت ۳۰ ہزار چندہ جمع کرے - تو پچاس ہزار روپیہ کے قریب ہو جائے - اس صورت میں بیس ہزار کا فائدہ ہے - مگر یہ اس ماہ کے اندر جلد جمع ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ اب تو نرخ گرا ہوا ہے - ایسا نہ ہو کہ چند ہی روز میں پھر چڑھ جائے -

حضرت صاحب کی اس مُبارک تقریر پر خدا کے خاص فضل و کرم سے بعض بہنوں نے بہت بڑھ کر حصہ لیا ہے اور عورتوں کا چندہ اڑھائی ہزار کے قریب ہوا ہے - اللہ تعالےٰ ہر ایک کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق دے - آمین ثم آمین ؎

زبیدہ خاتون ہمشیرہ زادی شیخ احمد اللہ احمدی - ہیڈ کلرک نوشہرہ

سلسلہ کے اخبارات نصف قیمت پر

برادر سراج الحق صاحب بٹالہ سے لکھتے ہیں کہ کوئی کم استطاعت صاحب بتصدیق سکرٹری انجمن احمدیہ اپنے نام الفضل - نور - الحکم - ریویو - تشحیذ نصف قیمت پر جاری کرا سکتے ہیں یعنی نصف قیمت میں دونگا نصف وہ ادا کریں - امید ہے اس فیاضی کی اُمراء سلسلہ میں تقلید کی جائیگی - (مینیجر الفضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۵ - جنوری ۱۹۲۰ء

جلسہ سالانہ کے بعد کیا کرنا چاہئے

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ۱۹۱۹ء کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچ کر اس بات کا ثبوت بن چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے اور ہر دن اس کے لئے برکات کا موجب ہو رہا ہے۔ اور جسقدر مشکلیں اور رکاوٹیں اس کے سامنے آتی ہیں۔ اسی قدر زیادہ ہمت اور طاقت سے کام لے کر ان کو دور کر دیا جاتا ہے جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ یہ جلسہ ۱۹۱۹ء میں دوسرا سالانہ جلسہ تھا کیونکہ اسی سال مارچ کے مہینہ میں ۱۹۱۸ء کا سالانہ جلسہ ہو چکا ہے۔ پھر قحط اور گرانی کی مشکلات میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادتی ہی ہوئی ہے۔ پھر امرتسر میں جہاں سے ہر طرف سے قادیان آنے والے اصحاب کو گذرنا پڑتا ہے۔ مسلم لیگ اور کانگرس کے جلسوں کے علاوہ اور متعدد جلسے ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی سخت تکلیف تھی۔ اور پھر انہی ایام میں بارش کا سلسلہ بھی تکلیف دہ تھا۔ لیکن باوجود ان سب مشکلات اور روکاوٹوں کے احباب جلسہ پر آئے اور گذشتہ جلسوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں آئے۔ جس سے ان کے اخلاص اور دینداری کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن اسوقت ہم جس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ سالانہ جلسہ میں شمولیت اسوقت تک حقیقی طور پر مفید اور فائدہ بخش نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ان باتوں کے ماتحت اپنے

افعال اور اپنے اقوال کو نہ بنایا جائے۔ جو جلسہ میں سنائی گئی ہوں۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ جو کچھ اُسنے سالانہ جلسہ پر سنا ہے۔ اسکو اپنے قلب پر نقش کا لحجر بنالے۔ اور پھر اس کے ماتحت اپنے قول اور فعل کو رکھے۔ ورنہ اس قدر تکالیف اٹھا کر جلسہ پر آنا کوئی فائدہ نہیں دے سکیگا۔

اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ نہایت اہم اور وزنی ہے۔ اور ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ ان کی پابندی کرے۔ یہ نصائح مفصل طور پر مع دیگر حقائق کے انشاء اللہ جلدی کتابی شکل میں شائع ہو سکیں گے۔ اسوقت ہم ان سے بعض کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

تعدد ازدواج کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس قدر زیادہ زور دیا ہے اور جس قدر اسپر عمل کرنے کی ضرورت جتلائی ہے وہ احباب سُن ہی چکے ہیں۔ اور یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں بلکہ اس سے قبل بھی حضور اپنی متعدد تقریروں میں اسبات پر عمل کرنے کے لئے تحریک فرما چکے ہیں پس وہ احباب جو اپنی ذات پر عورتوں کے متعلق عدل و انصاف سے کام لینے کا بھروسہ رکھتے۔ اور اپنے آپ کو مساوی سلوک کرنے کے قابل پاتے ہیں۔ انہیں تو فوراً اس طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ اور جو اپنے آپ میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ انہیں اول اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور پھر ادھر متوجہ ہونا چاہیئے۔ اسمیں شک نہیں کہ اسلام پر تعدد ازدواج کی وجہ سے جو بڑے بڑے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان کے دور کرنے کا نہایت عمدہ اور کارگر طریق یہی ہے۔ کہ اس مسئلہ پر عملدرآمد شروع کیا جائے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق اسلام کی جو تعلیم ہے۔ اس کو مد نظر نہ رکھنا اور اس کے خلاف چلنا نہ صرف اسلام ہی کے خلاف مخالفین کو اور زیادہ اعتراض کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی سخت مواخذہ

کے نیچے لاتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس مسئلہ پر عمل کریں۔ اور ضرور کریں لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھیں۔ کہ چونکہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ بڑی ذمہ داری اور اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالنے والا کام ہے۔ اس لئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنی قوت اور طاقت کو بھی دیکھ لینا چاہیئے۔ اور اپنی طبیعت اور حالت پر بھی نظر ڈال لینی چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ بجائے فائدہ کے نقصان کا باعث بننا پڑے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ کوئی شخص یہ کہکر اپنے آپکو اس مسئلہ پر عمل کرنے سے بری الذمہ سمجھ لے کہ چونکہ مجھ میں مساوات نہیں ہے۔ اس لئے میں اسپر عمل نہیں کر سکتا ایسے لوگوں کو اپنے آپ میں ضرور یہ طاقت پیدا کرنی چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دو عورتوں میں مساوی سلوک کرنے کی طاقت کوئی ایسی طاقت نہیں ہے۔ جو پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ ایک سے زیادہ شادی کرنے کی اجازت ہی نہ دیتا۔ پس چونکہ یہ طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اپنا اطمینان حاصل کر لینا چاہیئے۔ اور پھر دوسری شادی کرنی چاہیئے۔

دوسری بات جس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بہت زور دیا۔ وہ آپس کے معاملات کی درستی اور اصلاح ہے۔ یہ اتنا بڑا ضروری اور اہم کام ہے کہ اگر ہماری جماعت پورے طور پر اسپر عمل پیرا ہو جائے تو دیگر ذرائع کی نسبت اس ذریعہ سے بھی ہماری ترقی بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اول تو اگر آپس کے معاملات صاف اور اچھے طور پر ہوں۔ تو بہت سا وقت جو جھگڑوں کے سلجھانے میں صرف ہوتا ہے وہ بچ جائیگا اور وہی وقت دین کے کاموں میں صرف ہو سکے۔ دوسرے ہمارے عملی نمونہ کو دیکھ کر اور لوگوں کے دلوں میں ہماری خاص وقعت اور عزت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ہماری باتوں کا ان پر بہت اثر پڑ سکتا ہے ورنہ وہ شخص جو احمدی کہلا کر دنیاوی معاملات میں دیانت اور امانت سے کام نہیں لیتا۔ وہ اگر کبھی

احمدیت کی تبلیغ کرے۔ تو اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے پس معاملات کی اصلاح نہ صرف اپنی ذات اور اپنی جماعت کے لوگوں کے لئے مفید اور بابرکت ہے۔ بلکہ تبلیغ احمدیت کرنے کے لئے بھی بہت بڑی ممد اور معاون ہے۔ اس لئے جس قدر بھی ہو سکے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیئے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشادات میں سے صرف ان دو باتوں کو بطور یاد دہانی لکھ کر ہم گذارش کرتے ہیں کہ احباب سب باتوں کو اپنے لئے واجب العمل احکام سمجھیں۔ اور خوب یاد رکھیں کہ سالانہ جلسہ پر جو کچھ انہیں سنایا گیا ہے۔ وہ ان کے لئے سارے سال کا پروگرام ہے۔ جس کے مطابق انہیں کام کرنا ہے۔ پس اب یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ سالانہ جلسہ کے بعد انہیں آرام کرنے کے لئے بیٹھ رہنا چاہیئے۔ بلکہ یہ خیال کرنا چاہیئے کہ سالانہ جلسہ انکو ہوشیار اور بیدار کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور اس کے بعد انکو پہلے سے بھی زیادہ جوش اور ہمت اخلاص اور محبت سے دین کے کاموں میں لگ جانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے ۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ریزولیوشن

آل انڈیا نیشنل کانگریس نے اپنے امرتسر کے اجلاس میں جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ وہ احباب کی آگاہی اور واقفیت کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) یہ کانگریس ۲۳- دسمبر ۱۹۱۹ء کے شاہی اعلان کے بدلے میں ملک معظم کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور اس خبر کا خیر مقدم کرتی ہے کہ ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز آئندہ موسم سرما میں ہندوستان تشریف آور ہونگے۔ نیز اہل ہند ملک معظم کو یقین دلاتی ہے کہ اہل ملک ممدوح کا پرتپاک استقبال کرینگے ۔

(۲) الف ۔ یہ کانگریس اس کوشش کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ جو جنوبی افریقہ خصوصاً ٹرنسوال میں ہندوستانی آباد کاروں کو ان کے حقوق جائداد اور تجارت سے جن کو وہ اب تک متمتع تھے۔ محروم کرنیکے لئے کیجا رہی ہے اور امید کرتی ہے کہ حکومت ہند ان قوانین کو منسوخ کر دیگی جو حال ہی میں وضع ہوئے ہیں۔ اور جنوبی افریقہ میں ہندوستانی آباد کاروں کی حیثیت کا تحفظ کریگی ۔

ب ۔ اس کانگریس کی رائے میں ہندوستان کے خلاف جو ایجی ٹیشن مشرقی افریقہ میں ہو رہا ہے۔ وہ قطعی غیر دیانتدارانہ ہے۔ نیز ان سے امید ہے کہ حکومت ہند ہندوستان سے مشرقی افریقہ کی طرف آزادانہ اور بے روک ترک ترک وطن کے استحقاق اور مشرقی افریقہ جسمیں جرمن مفتوحہ علاقہ بھی شامل ہے۔ ہندوستانی آباد کاروں کے کامل شہری اور سیاسی حقوق کی حفاظت کریگی ۔

(۳) الف ۔ یہ کانگریس شکر گذاری اور اطمینان کے ساتھ وائسرائے کے اس اعلان کو دیکھتی ہے کہ فیجی میں موجودہ پابند معاہدہ قانون غالباً سال رواں کے اختتام پر منسوخ ہونیوالے ہیں۔ اور توقع رکھتی ہے کہ اس سال کے اختتام سے پہلے حکومت ہند اسبارہ میں ایک قطعی اعلان کردیگی۔ نیز اس کانگریس کو مزید توقع ہے کہ پابند معاہدہ ترک وطن خواہ وہ کسی صورت میں ہو۔ کسی پرانے یا نئے نام کے تحت میں ازسرنو جاری نہو گا ۔

ب ۔ یہ کانگریس مسٹر سی الف اینڈریوز کی بیش قیمت اور بے غرضانہ کوششوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جو انہوں نے مصیبت زدگان پنجاب فیجی یا دیگر مقامات کے پابند معاہدہ ہندوستانیوں کے معاملہ اور مشرقی و جنوبی افریقہ کے آباد کاروں کیلئے انجام دی ہیں ۔

(۴) لفٹنٹ گورنر پنجاب نے پنجاب کے چند لیڈروں کو جو مارشل لا کے رو سے قید تھے۔ ہنٹر کمیٹی کے کمرہ عدالت میں کم از کم بحیثیت قیدی کے آنے اور اپنے وکلاء کو پیروی مقدمہ میں ہدایات دینے کی اجازت نہیں دی اس لئے ان کا یہ فعل صریحاً ناانصافی پر مبنی ہے۔ کانگریس کی سب کمیٹی وہ روش اختیار کرنے پر مجبور ہوئی جو اس نے اختیار کی۔ لہذا یہ کانگریس اپنی سب کمیٹی کے اعلیٰ طرز عمل کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اپنے کمشنروں کو تقرر کو پسند کرتی ہے۔ کہ وہ تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ پیش کریں ۔

(۵) یہ کانگریس ان زیادتیوں پر اظہار تاسف کرتی ہے جو گذشتہ اپریل میں پنجاب اور گوجرات کے بعض حصوں میں ظہور پذیر ہوئی تھیں۔ اور جنمیں جان و ملاک کا نقصان ہوا تھا

(۶) گو ہنوز ہنٹر کمیٹی اور کانگریس کمیشن کی تحقیقاتی کارروائیاں اختتام پذیر نہیں ہوئیں۔ یہ کانگریس ملزموں کے خلاف کسی خاص کارروائی کی ترغیب دینے سے پرہیز کرتی ہے۔ لیکن بے گناہ مردوں اور بچوں کے سنگدلانہ قتل عام کی کوئی نظیر موجودہ زمانہ کی تاریخ میں نہیں پاتی۔ اس لئے حکومت ہند اور سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں گذارش کرتی ہے۔ کہ جنرل ڈائر کے خلاف مقدمہ چلانے کی تمہید کے طور پر اسے فی الفور اپنی کمان سے علیحدہ کر دیا جائے۔

مزید برآں کانگریس یہ کہنا چاہتی ہے کہ حکومت ہند اور حکومت پنجاب بہر حال اس تاخیر کی ذمہ وار ہے۔ جو انہوں نے جلیانوالہ باغ کے قتل عام کے مستند بیان پبلک اور ملک معظم کی گورنمنٹ کے روبرو پیش کرنے میں کی ہے ۔

(۷) ہنٹر کمیٹی میں مسلم طور پر یہ حقیقت بے نقاب ہو چکی ہے کہ سر مائیکل اوڈوائر نے جنرل ڈائر کے قتل عام کو جو موخر الذکر نے جلیانوالہ باغ میں کیا۔ پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ اس لئے یہ کانگریس ملک معظم کی گورنمنٹ سے استدعا کرتی ہے کہ سر مائیکل اوڈوائر پر مقدمہ چلانے کی تمہید میں موخر الذکر کو فوجی کمیشن کی رکنیت سے جو سردست ہندوستان میں ہے سبکدوش کر دیا جائے ۔

(۸) گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب کی اس پالیسی کے خلاف جو ان گورنمنٹوں نے پنجاب میں معمولی عدالتوں کی بجائے مارشل لا کا انتظام قائم کرنے میں اختیار کی۔ سر شنکران نائر کے صدائے احتجاج کے طور پر وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل سے مستعفی ہونے کو یہ جلسہ شکر گذاری و استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے ۔

(۹) چونکہ لارڈ چیمسفورڈ نے باشندگان ملک کے اعتماد کو کھو دیا ہے۔ لہذا یہ کانگریس حضور ملک معظم سے بعجز مستدعی ہے کہ وہ براہ نوازش خسروانہ لارڈ موصوف کو ہندوستان سے واپس بلالیں ۔

(۱۰) یہ کانگریس ان افراد کے قرابت داروں سے جو مارے گئے یا فسادات اپریل کے دوران میں زخمی ہوئے یا

کسی طرح نکمے ہو گئے۔ مؤدبانہ تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔

(ب) یہ کانگریس تجویز کرتی ہے کہ جلیانوالہ باغ کی زمین کو قوم کے لئے حاصل کر لیا جائے۔ آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ اور آنریبل پنڈت موتی لال نہرو کے نام پر بطور ٹرسٹیوں کے اس کی رجسٹری کرائی جائے۔ اور وہاں ۱۳۔ اپریل کو جو جنرل ڈائر کے قتل عام کے روز جو اشخاص مقتول یا مجروح ہوئے۔ ان کی یادگار قائم کی جائے۔ اس تجویز کے عمل میں لانے کے لئے حسب ذیل افراد کی کمیٹی مقرر کی جاتی ہے (۱) آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ (۲) آنریبل پنڈت موتی لال نہرو (۳) مسٹر گاندھی (۴) سوامی شردھانند (۵) لالہ گردھاری لال (۶) ڈاکٹر کچلو (۷) لالہ ہرکشن لال کمیٹی کو اضافہ ممبران کا اختیار دیا جاتا ہے کہ کمیٹی کا فرض ہوگا۔ کہ وہ مقتولین کی یادگار کا بہترین طریقہ سوچے اور اس کو تکمیل تک پہنچانے کی تدابیر اختیار کرے ؛

(۱۱) اس کانگریس کی قطعی رائے ہے۔ کہ جب تک رولٹ ایکٹ کو منسوخ نہ کیا جائیگا۔ ملک میں حقیقی امن کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔ ایکٹ مذکور نے ایسے خیالات پیدا کر دئے ہیں۔ جو اس سے پیشتر کبھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے کانگریس حضور شہنشاہ معظم سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے شاہانہ حق استرداد کو عمل میں لائیں ؛

(۱۲) گورنمنٹ ہند نے اخبارات۔ بیشمار ملکی جماعتوں اور مجلس وضع قوانین کے غیر سرکاری ممبروں کی شدید مخالفت کے باوجود اپنے ان افسروں کے حق میں جو سرکاری تحقیقات کا مستوجب ہونے والے تھے۔ حفاظتی قانون پاس کرنے میں جو کارروائی پاس کی ہے۔ اس کے خلاف کانگریس بزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔

(۱۳) اس کانگریس کی رائے میں قومی ترقی اور فارغ البالی کے لئے سودیشی تحریک کا نشوونما نہایت ضروری ہے اور چونکہ ہندوستان کی ۷۳ فیصدی آبادی زرعی اور غریب ہے۔ اس لئے کانگریس چرخہ کاتنے اور بافندگی کے قدیم ہنروں کے احیاء کی سفارش کرتی ہے ؛

(۱۴) چونکہ شہنشاہ معظم کے فرمان کی رہائی کی دفعہ پر پورے طور پر عمل نہیں کیا گیا۔ اور پنجاب میں جن اشخاص کو مارشل لا کمشنروں کی سرسری عدالتوں، حکام رقبہ اور خاص عدالتوں سے سزائیں ملیں۔ اور نیز بنگال اور ہندوستان کے دیگر حصص بشمول انڈمان کے نظر بندوں۔ جلاوطنوں اور عام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا گیا۔ لہذا یہ کانگریس امید قوی کا اظہار کرتی اور یقین رکھتی ہے۔ کہ اعلان شاہی کے الفاظ و معانی پر پورے طور پر عمل کیا جائیگا۔

۱۵۔ الف۔ یہ کانگریس اپنے گذشتہ سال کے اعلان کا اعادہ کرتی ہے کہ ہندوستان کامل ذمہ دارانہ حکومت کے لائق ہے۔ اور اس کے خلاف تمام قیاسات اور تیقنات کی خواہ ان کا اظہار کسی جگہ بھی کیا گیا ہو۔ تردید کرتی ہے۔

ب۔ آئینی اصلاحات کے متعلق جو تجاویز دہلی کانگریس میں پاس کی گئی تھیں۔ یہ کانگریس ان پر قائم ہے اور اسکی یہ رائے ہے کہ قانون اصلاحات نامکمل غیر تسلی بخش اور مایوس کن ہے۔

(ج) یہ کانگریس مزید برآں اس بات پر زور دیتی ہے کہ پارلیمنٹ کو اصول خود اختیاری کے مطابق ہندوستان میں کامل ذمہ دارانہ حکومت قائم کرنے کے متعلق فی الفور کارروائی عمل میں لانی چاہئے اس قسم کی حکومت قائم ہونے تک جہاں تک ممکن ہو کانگریس کی رائے میں لوگوں کو حکام کے ساتھ اتحاد فی العمل کا ثبوت دینا چاہئے۔ کانگریس مسٹر مانٹیگو کی محنت و مشقت کا جو ان سے اصلاحات کے متعلق ظاہر ہوئی۔ شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۱۶) مسئلہ ٹرکی و خلافت کے متعلق اپنی تقریروں میں برٹش وزراء نے جس مخالفانہ طریق عمل کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس اسکے خلاف مؤدبانہ صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور ہز مجسٹی کی گورنمنٹ سے سنجیدگی سے اپیل کرتی اور اس پر زور دیتی ہے کہ مسئلہ عثمانیہ کو ہندوستانی مسلمانوں کے جائز اور صحیح جذبات اور نیز وزیر اعظم کے اقرار کے مطابق طے کیا جائے۔ جس کے بغیر ہندوستان کے باشندوں میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا ؛

(۱۷) یہ کانگریس اپنی پُر زور رائے ظاہر کرتی ہے کہ اس ملک اور نیز تمام سلطنت برطانیہ کے فوری اور اہم مفاد کی خاطر ہز مجسٹی کی ہندوستانی رعایا کے شہری حقوق کی حفاظت کے لئے امپیریل پارلیمنٹ فی الفور ایک قانون پاس کرے جس میں حسب ذیل شرائط ہوں:۔

(الف) برٹش ہندوستان متحدہ اور غیر منقسم ملک ہے اور اس کے باشندوں میں وہ تمام سیاسی قوت موجود ہے جو تمام برٹش امپائر کی قوم یا دیگر لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

ب۔ ہز مجسٹی کی تمام ہندوستانی رعایا اور ہندوستان میں مقیم یا وہ لوگ جو ہندوستانی بن چکے ہیں یا قانون کے رو برو مساوات کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور اس ملک میں تفریق رکھنے والا مواد اصلی یا انتظامی ہو۔ تعزیری یا انتظامی قانون جاری نہیں ہوگا۔

(ج) ہز مجسٹی کی کسی ہندوستانی کی آزادی زندگی۔ جائداد۔ میل جول کے حق آزادانہ تقریر یا تحریر کو گزند نہیں پہنچایا جائیگا۔ سوائے اس صورت کے جبکہ معمولی عدالت سے قانونی اور کھلم کھلا تحقیقات کے بعد اسے اس قسم کی سزا دیجائے ؛

(د) ہر ایک ہندوستانی کو لائسنس لیکر (جیسا کہ برطانیہ میں ہے) اسلحہ رکھنے کا حق ہوگا۔ اور یہ حق اس سے نہ لیا جائیگا۔ تا وقتیکہ معمولی عدالت سے ایسا حکم نہ جاری ہو ؛

(ہ) پریس بالکل آزاد ہو۔ اور کسی پریس یا اخبار کے درج رجسٹر ہونے پر کوئی لائسنس یا ضمانت اس سے نہ لی جائے۔

(و) ہز مجسٹی کی رعایا کے کسی فرد کو بدنی سزا نہ دی جائے بجز ان شرائط کے تحت جو تمام دیگر برٹش رعایا پر مساوی عائد ہوتی ہوں ؛

(ز) ہز مجسٹی کی ہندوستانی رعایا کی بذریعہ قانون شہروں قصبوں اور دیہاتی علاقوں میں قومی سپاہ قائم کی جائے جو مختلف مقامات میں تقسیم ہو۔ اندرونی بدامنیوں کے دبانے میں کوئی باقاعدہ فوجی طاقت استعمال نہ کی جائے۔ سوائے اس حالت کے جبکہ قومی سپاہ نااہل معلوم ہو۔ مگر پھر بھی کسی قانون کے تحت جو خاص طور پر اسی غرض کیلئے پاس کیا گیا ہو۔ بدنظمی کو فرو کرنے اور امن قائم کرنے میں کوئی مسلح طاقت جب تک اس پر حملہ نہ ہو۔ مداخلت نہ کرے اور جب تک کہ مجمع کو شہنشاہ معظم اور قانون کے نام پر منتشر ہونے کے لئے تین بار نہ کہہ دیا گیا ہو۔ اور انہوں نے ایک معقول وقت کے اندر ایسا نہ کیا ہو ؛

(ح) اس وقت کے موجودہ یا آج کے بعد وجود میں آنیوالے تمام قوانین۔ احکام اور قواعد جو اس قانون کی شرائط کے کسی طرح بھی ناموافق ہوں۔ بے سود ہونگے۔ اور ان کی کوئی حقیقت نہ ہوگی ؛

(۱۸) اس کانگریس کی یہ رائے ہے کہ اس سخت اقتصادی خطرہ پر نظر کرتے ہوئے جو گائے اور بیلوں کے غیر ملک کو یہاں سے بھیجے جانے سے اس ملک کو پہنچ رہا ہے۔

گورنمنٹ ایسی برآمد کو روکنے کے لئے فوری کارروائی کرے
یہ کانگریس اُن بیش بہا خدمات کا احسانمندانہ اعتراف ضبط تحریر میں لاتی ہے۔ جو حزب العمال نے پارلیمنٹ کے اندر اور اپنے عہدہ داروں اپنی ارگنی زیشن اور اپنے قابل قدر ممبروں کے ذریعہ عام طور پر ہندوستان کیلئے حکومت خود اختیاری کے معاملہ کی تائید کرتے ہوئے ہندوستانی مسائل کی نسبت کی ہیں۔ اور روزانہ و ہفتہ وار اخبارات کا بھی اور خاصکر مسٹر اسپور کا جو پارلیمنٹ میں اس جماعت کے قائم مقام ہیں۔ اور خصوصاً مشترکہ کمیٹی کے روبرو ہندوستانی سیاسی اصلاحات کے متعلق کانگریس کا نقطہ نگاہ پیش کرنے اور پارلیمنٹ میں گورنمنٹ آف انڈیا بل کے پاس ہونے پر ہندوستان میں کامل ذمہ دار حکومت کے مطالبہ میں ہمدردی کی ہے۔ اور ان کے اس خیال نہ یقین دلانے پر کہ وہ اپنے حد مقدور اور اثر کے ذریعہ اسکو نشو و نما دینگے ۔

(۲۰) یہ کانگریس اپنی پراونشل کمیٹیوں اور دوسری ملحقہ ایسوسی ایشنوں سے پرزور کہتی ہے کہ وہ ملک کے اندر مزدور جماعتوں کو ترقی دیں تاکہ مزدوری پیشہ جماعت کی سیاسی، اقتصادی اور اجتماعی حالات میں ترقی ہو۔ اور اسکے لئے معاش کا ایک مناسب معیار پیدا کریں اور ہندوستان کی سیاسیات میں مناسب جگہ دیں ۔

(۲۱) یہ کانگریس اطمینان کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ اخبار انڈیا کے ڈائرکٹروں کی جماعت اسپر راضی ہو گئی ہے کہ کانگریس کے خیالات کی نمائندگی کریگی۔ اور ان سفارشات کا حوالہ دیتی ہے جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے درمیان اخبار مذکور کی ترقی اور توسیع کیلئے کانگریس کے وفد کی رپورٹ میں درج ہیں ۔

(۲۲) اس کانگریس کی یہ رائے ہے کہ وقت آگیا ہے۔ کہ انگلستان اور دیگر مقامات میں اشاعتی کام کی غرض سے مستقل مشن قائم کیا جائے۔ اور حسب ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی ضروری فنڈ جمع کرنے کی غرض سے اور سال اول کے لئے مشن کے ممبروں کا انتخاب کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے (۱) مسٹر تلک (۲) مسٹر کستوری رنگا آئنگر (۳) مسٹر ابراہیم مسٹر چکرا ورتی - مسٹر محمد علی - مسٹر بومن جی - لالہ لاجپت رائے مسٹر کھاپرڈے - مسٹر سید حسن امام - اگر ضروری ہوا تو ان میں ان کو اضافہ کرنے کا اختیار ہو گا ۔

(۲۳) یہ کانگریس ان قیمتی خدمات کو شکریہ کے ساتھ تسلیم کرتی ہے۔ جو لالہ لاجپت رائے صاحب نے امریکہ میں وہاں کے حکام کے روبرو ہندوستان کے لئے اصول خود اختیاری اور حق خود اختیاری کے مطالبہ کے بارے میں کانگریس کے خیالات کی ترجمانی کرکے ملک کی خاطر اپنی سرگرم جد و جہد اور ایثار علی النفس کے ذریعہ انجام دی ہیں۔ اور ان سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں ۔

(۲۴) یہ کانگریس کانگریس کے وفد کے ممبروں کا انگلستان کے اندر کانگریس کے معاملہ میں محنت شاقہ کرنے کا تپاک سے شکریہ ادا کرتی ہے ۔

(۲۶) یہ کانگریس اس امداد کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتی ہے۔ جو برٹش کانگریس کمیٹی اور خاصکر ڈاکٹر کلارک ڈاکٹر روز فورڈ اور مسٹر جے ایم پارکھ نے انگلستان میں کانگریس وفد کو اس کے کام میں دی ہے۔ اور کمیٹی کی دوبارہ ترتیب کو بطور کانگریس کی اشاعت کا عہدہ کیا ہے۔ کامل اطمینان کے ساتھ دیکھتی ہے ۔

(۲۷) یہ کانگریس آل انڈیا مسلم لیگ کا اس ریزولوشن کے پاس کرنے پر سرگرم شکریہ ادا کرتی ہے جس میں بقرعید کے موقعہ پر بجائے گائے کے دوسرے جانوروں کی قربانی کرنے کی سفارش کی ہے ۔

(۲۸) یہ کانگریس مارشل لا کے حکام کی بلاواسطہ و بالواسطہ ہدایت کے تحت پنجاب میں یونیورسٹی اور اسکول کے طلباء کے ساتھ جو ناروا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اسپر نفرین کرتی ہے اور امید کرتی ہے۔ کہ مقامی حکومت ان تمام سزاؤں کو جو طلباء کے خلاف بغیر مقدمہ چلانے کے دی گئی تھیں۔ منسوخ کرنے میں فوری اقدام کریگی پرزور استدعا کرتی ہے ۔

(۲۹) یہ کانگریس پرزور استدعا کرتی ہے کہ حکومتہائے پنجاب اور بمبئی اور حکومت ہند سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان احکام کی رو سے جو زیر دفعات ۱۵ - الف اور ۲۵ الف اور ب قانون پولیس ۱۸۶۱ء بمبئی اور پنجاب کے مختلف مقامات میں جان و مال کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے خاص خاص تاوان عائد کئے گئے تھے۔ انکو منسوخ کر دے۔ کیونکہ یہ غیر ضروری ہیں ۔

(۳۰) کانگریس کے گذشتہ اجلاس دہلی میں جو تجاویز ایورویدک اور یونانی طبابت کی نسبت پاس کیگئی تھی وہی پھر پاس کیگئی ۔

(۳۱) یہ کانگریس مسٹر جی بی ہارنیمن کی قطعاً نامنصفانہ جلاوطنی پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور وائسرائے بہادر سے پرزور درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اس حکم کو فوراً منسوخ کر دیں

(۳۲) یہ کانگریس ایکٹ مطابع ہند کے فوراً منسوخ کئے جانے کا مطالبہ کرتی ہے ۔

(۳۳) یہ کانگریس انڈین ریلوے بورڈ اور مختلف ریلوے انتظامی جماعتوں کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ ہندوستان کے اندر تیسرے اور درمیانہ کے مسافروں کو جو دق کرنیوالی اور مسلمہ تکالیف ہیں۔ ان کا انسداد کیا جائے۔ اور بار برداری کے قواعد میں جو تفریق برتی جاتی ہے۔ ان کی فوری دادرسی کے خیال سے تحقیقات کی جائے ۔

(۳۴) اس کانگریس کی رائے میں وقت آگیا ہے۔ کہ مختلف صوبوں کی مالی پالیسی کا دوبارہ امتحان کیا جائے اور اس کے تکملہ کی ابتدا کے طور پر کانگریس آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ مختلف صوبوں کے مالیہ کے مجوزہ طریقوں کی تحقیق کرے۔ اور معلوم کرے کہ کسان اپنے لئے کونسا طریقہ پسند کرتے ہیں ۔

(۳۵) یہ کانگریس اجلاس منعقدہ دہلی کی پاس کردہ تجویز نمبر ۷ کی توثیق کرتی ہے ۔

(۳۶) یہ کانگریس پرزور سفارش کرتی ہے کہ دہلی ایک ریگولیٹڈ صوبہ قرار دیا جائے کہ وہاں کے چیف کمشنر کی امداد کے لئے ایک مجلس وضع قوانین اور اس جماعت منتظمہ میں کم از کم اس کے دو نمائندے ہوں ۔

(۳۷) یہ کانگریس گذشتہ سال کی قرارداد کو یاد دلاتے ہوئے گورنمنٹ سے مستدعی ہے کہ اجمیر مارواڑ اور برٹش راجپوتانہ کو ایک باقاعدہ صوبہ کی حیثیت عطا کی جائے اور اسے ایک مشاورتی کونسل دی جائے ۔

(۳۸) کانگریس کی رائے میں برہما کے جدید قانون اصلاحات سے باہر رکھے جانے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے اور یہ ضروری ہے، کہ اصلاحات اس صوبہ میں بھی نافذ کی جائیں ۔

درس قرآن کریم کے نوٹ

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(مرتبہ غلام نبی بلانوی)

Digtized by Khilafat Library

سُورۃ اِبراھِیم

بقیّہ رکوع سوم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

نہیں جانتے۔ کہ خدا کی بے نیازی بھی ایک چیز ہے۔ پھر خدا کے وعدے انسان کی حالت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس لئے خدا کی طرف سے جو باتیں آیندہ ہونے والی بیان کی جاتی ہیں۔ وہ بندوں کی حالت سے تعلق رکھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبیوں اور ماموروں کو جو الہام ہوتا ہے۔ اس کی کبھی تو یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ نبی اور اس کے ساتھیوں کو بتایا جاوے۔ کہ خدا تمہیں ترقی دیگا۔ اور تمہاری کوششیں کامیاب ہونگی (۲) کبھی دشمن کو ڈرانا اور اس کی اصلاح کرنا مقصود ہوتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے جو خبریں آتی ہیں۔ وہ موجودہ حالات کے نتیجہ کے طور پر ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر لوگ اپنے ان حالات کو بدل لیں تو نتیجہ بھی بدل جاتا ہے۔ پس یہ خیال کرنا کہ جس رنگ میں خدا نے کوئی خبر دی ہو۔ اسی رنگ میں اس کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے کسی قسم کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہیئے۔ سخت نادانی اور جہالت ہے ؛

انبیاء کی خدا کے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش

نبیوں کے حالات جاننے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ کس طرح وہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتوں کے پورا کرنے کے متعلق خود کوشش کرتے ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدر میں فتح ہونے کی بشارت خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے خود وعدہ کیا تھا کہ ہم کافروں کو ہلاک کرینگے۔ اور تم کو کامیاب۔ مگر آپ نے فتح پانے کی دعا مانگی۔ اس کے متعلق ثناء اللہ وغیرہ ہمارے مخالفین جو حضرت مسیح موعود پر ایسے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہہ سکتے ہیں۔ کہ عجیب نبی تھے۔ خدا تو کہتا ہے۔ ہم تمہیں کامیاب کرینگے۔ اور تمہارے مخالفوں کو ہلاک کر کے ان کی جگہ تم کو بسائینگے۔ مگر اس پر نبی دعا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ الٰہی ہمیں کامیابی دے یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی کھانا دینے لگے۔ تو اسے کہا جائے۔ خدا کے لئے مجھے کھانا دے۔ جب وہ خود دینے لگا تو مانگنے کا کیا مطلب؟ اسی طرح جب خدا نے نبیوں کو کہدیا۔ کہ ہم تمہیں کامیاب کرینگے۔ اور تمہاری دشمنوں کو ناکام۔ تو پھر ان کے اپنی کامیابی کے لئے خدا کے حضور درخواست کرنے کا کیا مطلب؟ لیکن بات یہ ہے۔ کہ نبی خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتے اور باوجود وعدہ کے اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں۔

نبیوں کے مخالفوں نے انہیں دو باتیں کہی تھیں۔ اول یہ کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دینگے (۲) یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ ان کے مقابلہ میں فرمایا۔ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نبیوں کی مخالفت اور ان پر جبر کرنیوالا ہر ایک ناکام اور نامراد ہوا۔ پھر

اتنا ہی نہ ہوا۔ بلکہ مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۔ اس کے آگے جہنم ہے۔ اور وہ پلایا جائیگا صدید ۔ صَدِيْدٍ ۔ کے کئی معنی ہیں (۱) ایسا پانی جس میں پیپ اور خون ملا ہوا ہو (۲) گرم پانی (۳) ایسی چیز کہ جس کی طرف انسان نظر بھی نہ کر سکے۔

فرمایا۔ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ ۔ ایسی چیز کو وہ ایک گھونٹ گھونٹ پئیں گے۔ مطلب یہ کہ اپنی ناکامی اور نامرادی کی وجہ سے ان کے دل میں جو زخم ہونگے۔ ان سے خون پئیں گے۔ دنیا میں ان لوگوں کی یہی حالت ہوتی ہے۔ ان کو صدمے اور تکالیف کے جو زخم لگے ہوتے ہیں۔ ان کی تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ اور ہر طرف سے ان کے لئے موت آئیگی۔ یعنی طرح طرح کے عذاب اور قسم قسم کی مصیبتیں اور رنگ رنگ کی تکلیفیں ان پر نازل ہونگی لیکن وہ مرینگے نہیں۔

بقیہ رکوع سوم

(۱۹۔ مئی سنہ ۱۹۱۹ء)

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ مثال ان لوگوں کی جنھوں نے کفر کیا اپنے رب سے ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ کہ آندھی کے دن ہوا آئی اور اڑا کر لے گئی۔

حبط اعمال و مکافات اعمال کا مسئلہ

اعمال کا ضائع ہونا یا ان کی جزا کا ملنا یہ بہت بڑا اور پیچیدہ مسئلہ ہے قرآن کریم میں بہت جگہ آتا ہے۔ کہ لوگوں کے اعمال ضائع ہوگئے۔ ان کے اعمال گر گئے۔ کہیں آتا ہے۔ اللہ کا انکار کرنے والوں کے اعمال ایسے ہیں۔ جیسے راکھ۔ راکھ چونکہ بہت ہلکی ہوتی ہے۔ نہایت باریک ذرے ہے۔ اس لئے اس کے اڑنے سے پتہ ہی نہیں لگتا۔ اس سے یہ بتایا ہے کہ اس سے مراد اعمال کا ایسا ضائع ہونا ہے۔ کہ ان کا پتہ ہی نہ ملے۔ تو قرآن کریم میں کئی جگہ کفار کے اعمال کے متعلق پتہ ملتا ہے۔ کہ وہ ضائع اور برباد ہو جائینگے۔ لیکن ادھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو ذرا بھی نیکی کرے۔ وہ ضائع نہیں ہوگی۔ اور خدا کسی کے اعمال کو ضائع نہیں کریگا۔ بلکہ اس کا ضرور بدلا ملیگا۔ تو بظاہر اس میں اختلاف نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل اختلاف نہیں ہے۔ اسی مسئلہ کے نہ سمجھنے سے بہت لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے۔ اور احمدیوں میں کفر و اسلام کا جو مسئلہ چھڑا۔ وہ بھی اسی بنا پر ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کسی قدر تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک مضمون لکھا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ جب احمدیوں اور غیر احمدیوں کی آپس کی دشمنی اور عداوت جاتی رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر نماز نہ پڑھی جائے۔ اسی طرح غیر احمدی اخباروں میں شائع ہوا۔ کہ ہمارے مولویوں نے غلطی کی کہ کفر کا فتویٰ دیدیا احمدیوں کو وسعت حوصلے سے کام لینا اور مل کر کام کرنا چاہیئے۔ ان احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مضامین کو پڑھ کر میں نے تشحیذ میں ایک مضمون لکھا۔ جس کا عنوان تھا۔ "مسلمان وہی ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانے" چونکہ اسوقت ہم میں سے چند آدمی غیر احمدیوں کی طرف جا رہے تھے اور وہی آگے آگے تھے۔ اس لئے غیر احمدی سمجھتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ ہماری طرف آ رہی ہے۔ حالانکہ وہ چند آدمی تھے۔ مگر ان کی وجہ سے ایک دھوکہ لگ رہا تھا۔ اور وہ جماعت کو غلط راستہ کی طرف لے جا رہے تھے۔ ان لوگوں نے دھوکہ دینے کے لئے ایک فقرہ گھڑا ہوا تھا۔ اور وہ یہ کہ جو مرزا صاحب کا منکر ہے۔ وہ ان کا کافر ہے۔ اور کفر کی اقسام ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا کفر ہے۔ حالانکہ کفر کے مدارج کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا منکر کافر نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ کافر تو ہے۔ لیکن دوسروں کی نسبت اس کے ساتھ زیادہ تعلق ہے۔ بہر حال ان لوگوں نے یہ فقرہ آڑ بنایا ہوا تھا۔ حالانکہ اگر اس پر غور کیا جائے۔ تو یہ فقرہ ہی بالکل لغو ہے کہ جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ وہ مرزا صاحب کا کافر ہے۔ جس کا یہی مطلب ہوا کہ جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ وہ مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ کوئی سمجھدار یہ فقرہ نہیں بول سکتا۔ مگر ان لوگوں نے دھوکہ دینے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا۔

تو اصل وجہ اس اختلاف کی یہی تھی کہ کوئی عمل کسی کا ضائع نہیں جاتا غیر احمدی جو اعمال کرتے ہیں۔ ان کا ان کو اجر ملنا چاہیئے۔ اور عام طور پر یہ بھی خیال کیا جاتا تھا کہ کافر کبھی نجات نہیں پا سکیگا۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اس لئے غیر احمدیوں کو کافر کہنے سے احتراز کیا جاتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے۔ کہ جسقدر کسی نے گناہ کیا ہو گا۔ اسی قدر دوزخ میں سزا پائے گا۔ اور جو اچھے کام اس نے کئے ہونگے۔ ان کا اسے اجر ملیگا۔ اور ایک ایسا شخص جو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کو مانتا ہے۔ اس سے زیادہ اجر کا مستحق ہو گا۔ جو صرف حضرت عیسیٰ کو مانتا ہے۔ اسی طرح جو شریعت کے احکام کی زیادہ پابندی کرتا ہے۔ اسے پابندی کرنے والے سے زیادہ بدلا ملیگا۔ اسی لحاظ سے کفر اور ایمان کے اقسام ہیں۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ کسی قسم کا کافر مسلمان بھی

ہوتا ہے۔ بلکہ ہر قسم کا کافر۔ کافر ہی ہوتا ہے۔ اس کے متعلق تو میں یہ مثال دیا کرتا ہوں۔ کہ ایک چھوٹی قسم کا آم ہوتا ہے۔ ایک بڑی قسم کا۔ لیکن کیا چھوٹا آم آم نہیں ہوگا۔ بلکہ سیب ہو جائے گا۔ نہیں آم آم ہی رہیگا پس حضرت مرزا صاحب کے کافر سے یہ مراد نہیں کہ وہ مسلمان ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی وجہ سے کافر ہوا ہے۔ ہاں جس قدر زیادہ نبیوں کا کوئی انکار کرتا ہے۔ وہ زیادہ کفر کرتا ہے۔ اور جو تھوڑے نبیوں کا انکار کرتا ہے۔ وہ کم۔ لیکن ہوتے سارے کافر ہی ہیں۔ تو اعمال کا مسئلہ بہت باریک ہے۔ اور کفر و اسلام کا اسی پر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور میں نے اسوقت اس کا یہ پہلو بتایا ہے۔ کہ جو زیادہ نبیوں کو مانتا ہے۔ وہ اگر ایک کا بھی انکار کرتا ہے۔ تو کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک ایسے شخص کی نسبت جو اس کے مقابلہ میں کم نبیوں کو مانتا ہے۔ مواخذہ کے وقت فائدہ میں رہیگا۔ لیکن اب دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ ادھر تو یہ آتا ہے کہ ہر ایک نیکی کام آئے گی۔ اور ادھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ راکھ کی طرح کافروں کے اعمال اُڑ جائینگے اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک ہی چیز کام بھی آسکتی ہے۔ اور کام نہیں بھی آسکتی۔ ہاں ایک وقت میں یہ دو باتیں نہیں جمع ہو سکتیں۔ لیکن مختلف اوقات میں ایسا ہو سکتا ہے۔ چونکہ اعمال کی غرض یہ نہیں ہوتی۔ کہ جب کبھی نجات کا وقت آئے۔ اسوقت دوزخ سے نکالا جائے۔ بلکہ یہ ہوتی ہے۔ کہ دوزخ کی سزا سے بچایا جائے اب ایک ایسا شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے۔ اس نے خواہ کتنے اچھے کام کئے ہوں۔ اس سے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تو اس کے یہ اعمال کسی کام نہ آئینگے۔ اور وہ جنت میں نہیں جا سکیگا۔ بلکہ دوزخ میں جائیگا۔ ہاں جب اس کے لئے بخشش کا وقت آئیگا۔ اسوقت ان اعمال کا فائدہ پہنچ جائے گا۔ اور ان کا اجر اُسے مل جائے گا۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ کافروں کو اعمال کچھ فائدہ نہیں دینگے۔ کیونکہ جس غرض کے لئے انہوں نے کئے ہونگے۔ وہ پوری نہیں ہوگی۔ اور وہ سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ لیکن وہ کام بھی آجائینگے۔ جب بخشش کا سوال پیش ہوگا۔ تو ان کا لحاظ رکھا جائے گا۔ اور ان کا بدلہ دیا جائیگا ٭

شریر ہمیشہ اپنا پہلو بچانا چاہتے ہیں

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۔ فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ع

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ شریر اور سرکش لوگ ہمیشہ اپنا پہلو اونچا ہی رکھنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب وہ سب اللہ کے روبرو کئے جائینگے۔ یعنی جب ان پر عذاب آئے گا۔ تو جو بڑے بڑے ہونگے ان کو چھوٹے کہیں گے۔ کہ اب بتاؤ کیا کریں۔ ہم نے تمہاری اطاعت کی تھی۔ اب تم خدا کے عذاب سے ہمیں بچاؤ۔ اس کے جواب میں وہ کہیں گے۔ اگر اللہ ہم کو ہدایت دیتا تو ہم بھی تم کو دیتے۔ ہمارا اس میں کیا قصور ہے۔ گویا اس وقت بھی وہ خدا پر ہی الزام لگائینگے۔ کہ اس نے ہدایت نہیں دی۔ پھر کہیں گے۔ کہ جب کہ بچ نہیں سکتے۔ اور واویلا کرنا یا صبر کرنا مساوی ہے۔ تو پھر گھبرانے کی کیا وجہ ہے۔ حوصلہ سے تکلیف اٹھاؤ ٭

رکوع چہارم

(۲۶- مئی سنہ ۱۹۲۰ء)

شیطان اور اُسکے ساتھیوں کا مکالمہ

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ

شیطان ایک ایسی ہستی ہے۔ جس کا کام ان لوگوں کیلئے بُرائیوں اور بدیوں کے سامان مُہیا کرنا ہے۔ جو خدا کو چھوڑ کر بدی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے ایسے سامان رکھے ہوئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر انسان نیکی کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ایسے سامان بھی ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے برائی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ان برائی کے سامانوں میں سے ایک خاص کا نام ابلیس ہے۔ اور اس کی ذریت خواہ انسانوں سے ہو یا مخفی ارواح کے رنگ میں جو نظر نہیں آتی۔ ہوتی ہے۔ اس آیت میں شیطان کا لفظ ہے۔ جس سے اسوقت کا شریر آدمی اور جماعت سے سارے شیطان مراد ہیں۔ اور ہر زمانہ میں شیطان ہوتا ہے۔

جب خدا کی طرف سے حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ تو شیطان اور اسکے ساتھیوں کی آپس میں گفتگو ہوگی۔ اسوقت شیطان واعظ بن جائیگا اور ان لوگوں کو جو اس کے پیچھے چلتے رہے کہیگا۔ کہ تم نے سخت غلطی اور بڑی بے وقوفی کی۔ یہ قاعدہ ہے۔ کہ مجرم جب گرفتار ہو جاتے ہیں

تو ایک دوسرے پر الزام دھرتے ہیں اسی طرح وہ کہیگا۔ کہ دراصل خدا ہی کے وعدے سچے تھے لیکن ان کو تم نے قبول نہ کیا۔ اور میرا تو تم پر کچھ زور نہیں تھا۔ لیکن جس بات کی طرف میں نے تم کو پکارا۔ اس کو تم نے اپنی خوشی سے قبول کر لیا۔ یہ تمہاری غلطی تھی۔ کیونکہ اول تو اس لئے کہ اللہ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ اور میں نے جو وعدے کئے تھے۔ وہ جھوٹے نکلے اور ان کے خلاف ہوا۔ اور دوسرا یہ کہ میرا تو تم پر کوئی قبضہ نہ تھا۔ میں نے تم سے زور سے نہیں منوایا۔ کوئی جبر نہیں کیا۔ تم نے اپنے آپ مانا۔ اس یہ بات تھی۔ کہ مینے تمہیں کہا تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ پس تمہیں سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ خدا کے وعدے اور میرے وعدے کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وہ سچے ہوتے ہیں۔ اور میرے جھوٹے۔ پھر میرے پاس کوئی حکومت نہ تھی کہ میں نے جبر کیا۔ میں نے یوں بات کی۔ اور تم نے اسے مان لیا۔ گویا تم خود ہی اس کے ماننے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ پھر میں نے کوئی دلائل نہیں دیئے۔ کہ تم کہو جبر تو نہیں کیا۔ مگر ہم دلائل سے مجبور ہو گئے ماننے کے لئے۔ یہ بھی نہیں۔ میں نے یہ بات ہی کہی تھی۔ پس اب تم مجھ پر الزام نہ دو۔ اپنی جانوں پر الزام دو۔ کیونکہ یہ بات تمہارے اندر سے پیدا ہوئی۔ اگر کہو اب کیا ہو تو سن لو۔ میں تمہاری کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتا۔ اور نہ تم میری کچھ مدد کر سکتے ہو ؁

ادھر تو ان پر الزام دیا کہ کیا تم خدا کی باتیں پوری ہوتے نہیں دیکھتے تھے اور میری جھوٹی ہوتی۔ پھر تم نے میری باتوں کو کیوں مانا۔ علاوہ ازیں میرا تم پر کوئی قبضہ اور تصرف نہ تھا۔ پھر میں نے اپنی باتوں کے ثبوت میں کوئی دلائل نہیں دیئے تھے۔ تم نے یوں ہی مان لیا۔ اب کہتا ہے۔ اِنِّیْ کَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ کہ میں نے تو پہلے انکار کیا ہوا ہے۔ تمہارے مجھے خدا کا شریک بناتے کا۔ تم مجھے خدا کا قائم مقام بناتے تھے۔ لیکن میں اس کا پہلے ہی انکار کرتا تھا۔ دنیا میں ایسا ہوتا ہے۔ بعض ایسے آدمی ہوتے ہیں۔ کہ لوگ ان کے پاس جاتے اور کہتے ہیں۔ ہمیں بچہ دو یا ہماری فلاں مراد پوری کر دو۔ اسپر وہ گالیاں دے کر کہتے ہیں۔ جاؤ ہم کوئی خدا ہیں کہ ایسا کریں۔ مگر پھر کہدیتے۔ کہ اچھا ہو جائیگا۔ تو یہ فریبی لوگوں سے لوگوں کو پھنسانے کا طریق بنایا ہوتا ہے۔ اس آیت میں یہ خدا تعالےٰ کا اپنا قول ہے کہ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ جو ظالم ہیں۔ ان کے لئے دکھ کا عذاب ہے۔ جب وہ یہ دیکھیں گے۔ کہ جسپر ساری امیدیں تھیں۔ وہی ان پر الزام لگانے لگ جاتا ہے۔ اور بجائے کسی قسم کی مدد دینے کے انہیں مجرم ٹھہراتا ہے۔ تو وہ انتہائی درجہ کے عذاب میں مبتلا ہونگے ؁

نیک اعمال کس نیت سے کرنے چاہئیں

وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اچھے عمل کئے۔ وہ جنت میں داخل کئے جائینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اپنے رب کے حکم سے وہ اس میں رہینگے

آج کل مسلمان کہلانے والے جنت کے متعلق جو خیالات رکھتے ہیں ان کا کسی قدر اندازہ مجھے ایک وعظ سے ہوا۔ جو لکھنؤ میں ایک مولوی صاحب نے کیا۔ ان کا مضمون تھا "نماز کی خوبیاں"۔ بہت لوگ جمع تھے انہوں نے چند احادیث اور آیتیں پڑھ کر کہا۔ کہ نماز اس لئے پڑھنی چاہیئے۔ کہ جنت ملے۔ اور جنت کیا ہے۔ اس کا انہوں نے ایسا نقشہ کھینچا۔ کہ جن لوگوں میں ذرا بھی شرم تھی۔ وہ مارے شرم کے مونہوں پر رومال رکھنے لگے۔ ان کے سارے وعظ کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ نماز اس لئے پڑھنی چاہیئے۔ کہ جنت ملے۔ یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ایمان والے اور اچھے عمل کرنیوالے بہشت میں رہینگے۔ اور ہمیشہ رہینگے۔ مگر ان کا یہ رہنا بھی خدا کے حکم کے ماتحت ہو گا۔ یہی نہیں۔ اس میں داخل خدا کے حکم سے ہونگے۔ بلکہ اس میں رہینگے بھی اس لئے کہ خدا نے اس میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ گویا ان کے اچھے اعمال اور نیک کام اس لئے نہ تھے۔ کہ جنت حاصل کریں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی اطاعت کے لئے تھے اور ان کے لئے خدا کی طرف سے یا فرشتوں کی طرف سے یا آپس میں ایک دوسرے کے لئے سلام بطور تحفہ ہوگا ؁

یہ اور اسی قسم کی اور آیتوں سے جکڑا لویوں نے نتیجہ نکالا ہے۔ کہ السلام علیکم نہیں کہنا چاہیئے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ وہ سلام جو جنت میں ملیگا۔ اس کی نسبت ہم یہاں السلام علیکم کہہ کر دعا کرتے ہیں۔ کہ اے مسلمان تم پر خدا کی وہ سلامتی ہو۔ جس کا مؤمنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ نہ کہ جنت والا سلام کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو جنت میں خدا کی طرف سے ملیگا۔

رکوع ہفتم

(۵ - جون ۱۹۱۹ء)

ہر ایک چیز کے لئے مہلت ہوتی ہے

جس طرح ہر ایک چیز کو خدا کی طرف سے مہلت دیگئی ہے کہ اتنے وقت میں ہو۔ اور فوراً کوئی چیز نہیں ہو جاتی ہے۔ چنانچہ طبعی طریق ہمیشہ وہی کہلاتا ہے۔ جسمیں ہر چیز اپنے وقت کو پورا کر کے ہوتی ہے۔

اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ ٹیل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول فی تولہ عہ۔ اصلی ممیرا کی دس روپے فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ مضمون ذیل ... محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جسکی عبارت

ست سلاجیت

یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ فساد بلغم و دافع کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ و سلس البول و سیلان منی دبوست اور درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ

المشتہر:- احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

بہت سخت ضرورت ہے

صیغہ تعلیم قادیان کے جاری کردہ مدارس احمدیہ میں حسب ذیل قابلیت کے اُستادوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ ایک احمدی انسپکٹر جو کہ انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتا ہو اور کم از کم بی۔ اے۔ وی پاس ہو۔ ایس۔ اے۔ وی کو ترجیح دیجاویگی

۲۔ دو۔ ایس۔ وی۔

۳۔ مڈل سکولوں کیلئے جے۔ اے۔ وی۔ ایف۔ اے پاس انٹرنس پاس تجربہ کار اُستاد۔ محض انٹرنس پاس بھی درخواست دیسکتے ہیں۔

۴۔ کئی نارمل پاس پرائمری سکولوں کی اول مدرسی کیلئے۔

۵۔ گرل سکولوں میں کام کرنیکے لئے زنانہ معلمات۔

۶۔ صرف اردو مڈل پاس اُستاد۔

۷۔ دفتر تعلیم کیلئے انٹرنس پاس کلرک۔

تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ ۲۰۔ جنوری ۱۹۲۰ء تک تمام درخواستیں جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں۔

قادیان دارالامان میں ٹریننگ کلاس و نارمل کلاس

اپریل ۱۹۱۹ء میں ٹریننگ کلاس جاری کی گئی تھی۔ اسکے طلباء فروری ۱۹۲۰ء میں امتحان سے فارغ ہو کر مدارس احمدیہ میں چلے جائینگے۔

اس سال میں قادیان میں دو کلاسیں کھولنے کا ارادہ ہے۔ ایک ٹریننگ کلاس جسمیں اردو پرائمری پاس اور مڈل فیل امیدواروں کو داخل کیا جاویگا۔ اور دوسری نارمل کلاس جسمیں اردو مڈل پاس امیدوار داخل ہوسکتے ہیں وظیفہ ٹریننگ کلاس والوں کو فی طالب علم سات روپے اور نارمل والوں کو نو روپے دیا جاویگا۔ ہر ایک کلاس میں بیس بیس وظائف ہونگے۔

یہ کلاسیں ممکن ہے یکم مارچ ۱۹۲۰ء کو جاری ہو جائیں اسلئے تمام درخواستیں داخلہ کیلئے جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی خدمت میں پہنچ جانی چاہئیں۔

اصلی خالص مومیائی

نقلی سے بچو

یہ مومیائی تمام قسم کی دماغی اور بدنی کمزوریوں کیلئے اکسیر ہے۔ درد کمر کیلئے تریاق۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضاء رئیسہ اور مولد خون صالح ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ اور کھانسی کیلئے مفید ہے بوڑھوں کیلئے عصائے پیری اور ضعف گردہ و مثانہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سب سے بڑی خوبی حلق سے اترتے ہی خون بنجاتا ہے چوٹ لگنے پر ۲ رتی کھانا درد کو فوراً موقوف کر دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ: حکیم مرزا عنایت خان حیرت۔ امرتسر پنجاب

اشتہار

زمانہ حال میں گھڑی بھی ایک اہم ضروریات میں سے ہے اسکو مدنظر رکھتے ہوئے ہم احباب کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہر قسم کی نئی گھڑیاں۔ نکل۔ چاندی اور سونے کی ہم سے طلب فرماویں عمدہ مال بمقابلہ ارزاں قیمت پر ارسال ہوگا۔ مرمت بھی نہایت عمدگی سے کیجاتی ہے۔ تفصیل کیلئے احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت فرماویں۔ المشتہر

میاں محمد بشیر (احمدی) واچ اینڈ کلاک میکر۔ لائل پور

احمدی بھائیوں کی خدمت میں ایک ضروری اطلاع

اگر کسی صاحب کو ہومیو پیتھک ادویات کی ضرورت ہو یا ہومیو پیتھک علاج کرانا چاہتے ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ہومیو پیتھک مشورہ مفت۔ احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ پنجاب میں سب سے بڑی فارمیسی ہے

پتہ: مینیجر رحیم ہومیو پیتھک فارمیسی (چوک لوہگڑھ) امرتسر

گمشدہ کی تلاش

مسمی محمد سعید ولد حاجی مبارک الدین لائبریری عمر تخمیناً ۱۴ سال درمیانہ قد۔ گندم نما رنگ۔ عرصہ دو تین ماہ سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو ذیل کے پتہ پر بذریعہ تار اطلاع دیویں اور اسکو کہیں تیرا والد سخت بیمار اور تیری جدائی کے صدمہ سے پاگل ہے۔ تو فوراً یہاں پہونچ۔ جو کچھ تو کہیگا ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔

شیخ محمد اسمٰعیل مولا بخش۔ لائل پور

اشتہارات

جدید اور لذیذ

قبولیت دعا کے طریقوں پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین بے نظیر پر معارف تقریریں جو

بحر العرفان

کے نام سے حال میں شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں
قیمت مجلد ۹ر بے جلد ۶ر

رہنمائے خاتون حصہ اوّل

جس میں عورتوں اور بچوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی نہایت دلچسپ اور پر لطف وعظ ہے - قیمت ۲ر

چشمہ توحید

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سالانہ جلسہ ۱۹۰۶ء کی پر معارف تقریر - قیمت ۲ر

عرفان الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی گذشتہ سال کے سالانہ جلسہ کی تقریروں کا مجموعہ - قیمت ۱۰ر

دس انمول موتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکات معرفت کا مجموعہ - ر

کلام محمود مکمل

جو حال میں چھوٹی تقطیع پر خوبصورت کر کے چھپوایا گیا ہے
قیمت مجلد ۱۰ر اعلےٰ ۱۲ر

خوشنما اور رنگین قطعات عمدہ - ان میں حضرت اقدس کے اشعار اور اڑسے اور اکیلے وقت کی دعائیں بھی شامل ہیں - سارے سٹ کی قیمت ... - ۵ر

براہین العقائد

ارکان اسلام یعنی ایمان باللہ فرشتے - رسول - کتب - ضرورت الہام - تقدیر - قیامت پر جو عقلی دلائل قرآن کریم نے دئے ہیں - وہ علمائے سلسلہ نے جمع کئے ہیں - قیمت ... ...

معارف القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف میں سے دس پاروں کے نوٹ
قیمت ۸ر

سلسلہ احمدیہ کی کل کتابیں پتہ ذیل سے طلب کریں

محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ ایجنسی قادیان

احمدی جنتری کا تیسرا سال

الحمد للہ کہ نئے سال کی احمدی جنتری پھر نئے دلچسپ اور مفید مضامین کیساتھ چھپ گئی ہے - شائقین پر ظاہر ہو چکا ہے کہ اسمیں ضروری اور کار آمد مضامین شائع ہوتے ہیں ۲۰×۲۶ تقطیع ۵۲ صفحہ پچاس سے زائد مختلف عنوان ہیں - قیمت ۳ر - ایک روپیہ کی ۶ کاپیاں -
ملنے کا پتہ :- محمد یامین تاجر کتب - قادیان

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں سٹرائک

بمبئی ۹- جنوری - سٹرائک کے متعلق صورت معاملات غیر مبدل ہے - امید نہیں کہ فریقین میں سے کوئی بھی تصفیہ کی سمت آئے میں بہرحال پختشنبہ کے روز سٹرائک کنندگان کے جلسے سے پہلے قدم اٹھیگا - ملازمان ٹریموے کے ایک جلسہ میں شکایات کی ایک طویل فہرست تیار کی گئی - جس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ نے وعدہ کیا کہ وہ ان پر بہترین توجہ دے گا - جلسہ یہ درخواست کے بعد تین یا چار دن کے اندر جواب دیا جائے - منتشر ہو گیا - پوسٹ آفس کے مختلف درجات کے ملازموں نے پوسٹ ماسٹر جنرل کے ساتھ ملاقات کی اور درخواست کی کہ ان کے جنگی الاونس میں اضافہ کیا جاوے - اور گریڈز پر نظر ثانی کی جائے - اور دیگر مراعات دیجائیں - پوسٹ ماسٹر جنرل نے وعدہ کیا کہ وہ فوراً ڈائرکٹر جنرل کے ساتھ تمام سوال پر مشورہ کرینگے ؎

قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک غلطی

پنجاب گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل پریس کمیونیک شائع کیا ہے - ان احکام پر عملدرآمد کرتے ہوئے جو یکم جنوری کو کثیر تعداد قیدیوں کی رہائی کے متعلق جنہیں فسادات اپریل کے متعلق سرسری عدالتوں نے سزا دی تھی - اور جن کی سزا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی - عملدرآمد کرتے ہوئے ملتان میں حکام جیل کی غلطی سے چند ایسے قیدی رہا کئے گئے - جن کے مقدمات ان احکام کے ماتحت نہیں آئے تھے - اس غلطی کے معلوم ہونے پر ان قیدیوں کو دوبارہ گرفتار کر کے غلطی کو دور کرنے کے متعلق کارروائی کی گئی - اب ان کے مقدمات پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے -

ہندوستان میں پلیگ

ہفتہ مختتمہ ۲۷ دسمبر میں پلیگ کے ۲۹۸۴ کیس اور ۲۰۵۰ اموات ہوئیں - جن کی صوبہ وار تفصیل حسب ذیل ہے صوبہ بمبئی و سندھ ۳۵۸ - بہار و اڑیسہ ۴۷ - صوبجات متحدہ ۱۳۵ - پنجاب ۵۶۴ - برہما ۱۱۴ - صوبجات متوسط ۱۷۶ - میسور ۱۱۵ - حیدرآباد ۵۳۷ -

کلکتہ میں سٹرائک

نیو سنٹرل اور گنجز جوٹ ملز کے علاوہ دیگر دو کارخانجات میں ہاؤڑہ اور فورٹ ولیم کے مزدوروں نے بھی ۷- جنوری کو کام چھوڑ دیا - کل ۳۵ ہزار اشخاص نے سٹرائک کر دی ہے - سٹرائک کنندگان تنخواہوں اور الاونسوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں ؎

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)